ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

ٹرانسجنڈر،انٹر سیکس اور تبدیلی جنس بذریعہ سرجری:ایک تحقیقی جائزہ اسلام اور ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو۔پلس۔کے تناظر میں

Transgender, Intersex, Gender transformation through Surgery: A Research Study in the Context of Islam and L.G.B.T.Q+

Dr. Nosheen Zaheer[1], Hafiza Jawaeria[2]. Hafiza Laiba[3], Hafiza Amna[4]

Abstract

Human beings are divided on the basis of their gender into male and female. This division of gender is termed as binary division. Science verifies this division on the basis of sex chromosomes that are different in male and female. Female has two XX chromosome while male has on X and One Y chromosome. This binary division is challenged by L.G.B.T.Q+ agenda who argues in the concept of fluidity of gender. This research article will focus to explore the concept of transgender in Islamic, scientific and also L.G.B.T.Q+ context. The status of gender transformation being permissible or not permissible will be further discussed in Islamic perspective regarding transgender and Intersex individuals. The health issues due to the un-natural life style of transgender will be also discussed.

Key Words: Transgender, Intersex, Transsexual

تعارف

بنی نوع انسان کی تخلیق سے آج تک تمام معاشروں کو صرف دو جنسوں میں منقسم کیا جاتا ہے ،مرد اور عورت۔ لیکن پچھلی کچھ دہائیوں سے مغربی معاشروں میں دو گروہ جو خود کو جنسی تقسیم کے لحاظ سے اقلیتی گروہ گردانتے ہیں اور اپنا تعارف ٹرانسجیڈر اور انٹر سیکس سے کرواتے ہیں اور ان کے حقوق پر کافی بحث کی جاری ہے۔بہت سے قوانین اس مد میں سامنے آئے ہیں اس میں خاص زور ٹرانسجنڈر کے طبّی حقوق،انھیں آزادی کے ساتھ کسی تفریق کے بغیر ملازمت میں سہولت اور انھیں اس بات کا حق بھی دیا جائے کے وہ اپنی جنس اپنی شناخت کے مطابق تبدیل کرواسکیں۔اور ان تمام قوانین کی وجہ سے ٹرانسجنڈر کے حقوق سے لوگوں کو بڑے پیمانے پر آگاہی کے دعوی کیے جا رہے ہیں جن میں ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔[i]

توجہ طلب بات یہ ہے کہ کیا یہ دونوں اصطلاحات جو انگریزی زبان سے تعلق رکھتی ہیں کیا اسلام اور میڈیکل سائنس کا اس پر اپنا کوئی موقف ہے اور اس موقف پر ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو پلس کی کیا رائے ہے ؟اور مغربی معاشرے کے برعکس اگر اسلامی معاشرے میں کوئی شخص جو طبّی طور پر نامل عورت یا مرد ہے صرف اپنی جنسی خواہشات کی تسکین کے لیے سرجری یا کسی اور طبّی طریقہ کار

سے اپنی جنس تبدیل کروائے تو اس پر اسلامی شریعت کا موقف کیا ہے ؟اور اس طرح کی زندگی گزارنے والے کن بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں ؟ان سب کا اس تحقیق میں جائزہ لیا جائے گا۔

سابقہ ادبیات کا مطالعہ

ٹرانسجنڈر لفظ کے معنی و مفہوم ابھی اپنی آخری تکملے تک نہیں پہنچے بلکہ یہ سفر ابھی جاری و ساری ہے۔ مگر مجموعی طور پر اس لفظ کا اطلاق ان لوگوں پر کیا جاتا ہے جو اپنی پیدائشی جنس کو قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں یہ ان لوگوں میں شمار کئے جاتے ہیں جو معاشرتی اور کلچرل حدود و قیود جو اس کی پیدائشی جنس سے تعلق رکھتی ہے کو قبول نہیں کرتے۔اس عمل کے پیچھے کے محرک میں ان لوگوں کا وہ احساس ہے جو انھیں پیدائشی جنس کے مخالف جنس میں اچھی اور بھرپور زندگی گزرانے اور اس سے منسلک ہونے کا دعوی دار بناتا ہے۔ اگر اس تنظیم کا تاریخی جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس تحریک کا آغاز ایک سماجی تبدیلی کے طور پر پہلی بار امریکہ میں دوسری جنگ عظیم کے بعد وقوع پزیر ہوا جس کی مزید تفصیل کے آغاز کو مزید ایک صدی پہلے دیکھا جاسکتا ہے۔1850 میں امریکہ کے کچھ شہروں میں میونسپل آرڈینس پاس کرائے گئے جس میں کسی مرد اور عورت کو اپنے

[1] -Associate Professor, Islamic Studies Department, SBKWU Quetta
[2]-BS student, Islamic Studies Department, SBKWU Quetta
[3]- BS student, Islamic Studies Department, SBKWU Quetta
[4]- BS student, Islamic Studies Department, SBKWU Quetta

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

سے مختلف جنس کے لباس زیب تن کر نا غیر قانونی قرار پایا۔ اس قسم کے اقدام کی کوئی واضح وجہ تو معلوم نہیں ہو سکی لیکن ایک قدیم آرگیومینٹ سے کیپیٹیلیزم اور گیز آئڈینٹٹی (تشخص) سے کچھ باتوں کا ادراک ممکن ہوتا ہے۔ ہسٹورین جون ڈی ایمیلیو کا کہنا ہے کہ جدید گیز اور لیسبین کمیونیٹیز کا وجود انیسویں صدی کے وسط تک ممکن نہ تھا جب جدید فیکٹریوں کے وجود کے باعث بہت بڑے پیمانے پر ایک ایسا معاشرتی سسٹم وجود میں آیا جس میں مرد روزگار کی تلاش میں اپنوں سے دور آباد ہوئے جہاں انھوں نے اپنی خود مختار زندگی کا آغاز کیا۔ جہاں انہیں وہ موقعے میسر آئے جہاں گیز کمیونیٹیز پھلی پھولیں۔ مردوں کے بر عکس عورتوں پر معاشرتی حدود و قیود (شادی اور بچے کی ذمہ داریاں) زیادہ ہونے کی وجہ سے عورتیں مردوں جیسی خود مختاری حاصل نہ کر سکیں۔ مگر 1920 میں عورتوں کے معاملات میں نمایاں تبدیلی ہوئی جب پہلی مرتبہ عورتوں کو ووٹ دینے کا حق دیا گیا اور معاشرتی طور پر ان کی فیمیل سیکشوالیٹی کو تسلیم کیا گیا۔ ان حالات وواقعات نے ہم جنس کمیونیٹیز کو پھلنے پھولنے میں بہت مدد دی جو اپنے اظہار جنس کے لیے مختلف طریقوں کے رائج کرنے کے علم بردار تھے۔ خواتین جواب مردوں کی طرح لباس زیب تن کرتیں اور مردوں جیسا رہن سہن اپناتیں انھیں اب دور دراز علاقوں میں سفر کرنے اور نوکری حاصل کرنے میں کوئی دشواری پیش نہ آتی اور اسی طرح مرد جو اپنے گھروں سے دور آباد تھے انھوں نے ان حالات وواقعات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی شناخت بحیثیت عورت کروانی شروع کر دی۔ پس اس دور میں ان ہم جنس پرستوں نے اپنی اپنی پہچان کروانے پر زور نہ دیا مگر یہ تمام گیز، لیسبین اور ٹرانسجنڈر ان معاشروں کا حصہ رہے۔

انیسویں صدی کے آخری اور بیسویں صدی کے شروع ان ہم جنس پرستوں کے مختلف تصورات کے عملی عکاسی کا دور تھا اب ایک ایسا مرد جسے مردوں میں دلچسپی ہوتی عورتوں کی طرح کارویہ اور طرز اپنا لیتا اور جو عورت اب جنسی خواہشات کی تکمیل کے لیے عورتوں میں دلچسپی رکھتی وہ اپنے آپ کو مرد تصور کرتی۔ 1850 میں فیمینزم کی پہلی لہر نے بھی جنس میں متنوع تصورات کو مزید تقویت دی۔[ii]

فیمینزم کی دوسری لہر نے ٹرانسجنڈر ازم کے لیے راہیں ہموار کیں۔ ہینری روبن کے کام سے فیمینیزم کا مطلب ہی بدل گیا۔ کیونکہ اس نے فیمینسٹ آئی ڈینٹٹی کو خاص عورت کی قید سے آزاد کر دیا۔ عورت پن نہ تو فیمینسٹ آئی ڈینٹٹی کے لیے لازم وملزوم شرط ٹھہری بلکہ ایک فیمینسٹ وہ قرار پایا جو فیمینسٹ تصورات کو مستحکم بنائے گا۔ پس اب فیمینیزم نے مرد کو فیمینسٹ پوائنٹ اوف ویو سے

جانے کی اجازت مرحمت فرمادی ۔ مگر یہ بات زیر بحث رہی کہ عورت کا جسم کن چیزوں کا مرکب ہے؟ یا یہ اختیار کس کے پاس ہے جو نسوانیت کی پہچان بنے؟ 1970 سے 2000 تک فیمینزم میں مختلف آراء سامنے آئیں ان میں ٹرانس ویمن، اس کے فیمینزم میں اسکے کردار نے فیمینزم کلچر کی خوب کانٹ چھانٹ کی۔[iii]

ٹرانسجنڈر کی تاریخ میں دو اصطلاحات بہت اہم ہیں۔ ایک کراس ڈریسر اور دوسرا ٹرانس سیکشول۔ ان دونوں کے فرق کو واضح کرتے ہوئے ریڈیکل فیمینسٹ تھیوریسٹ شیلہ جیفریز کا کہنا ہے کہ وہ مرد جو سرجری یا کسی طبّی طریقہ کار سے اپنی جنس تبدیل کرواتے ہیں اور کراس ڈریسر اپنا رہن سہن اور طور اطوار جنس مخالف کی طرح کر لیتے ہیں ان دونوں میں بہت کم فرق پایا جاتا ہے۔ ورن بل اوگ جو کے ٹرانسجنڈر ازم کے محقق ہیں کی بھی رائے یہی ہے کہ کروس ڈریسر اور ٹرانس سیکشول ازم میں فرق بہت معمولی ہے کچھ کروس ڈریسر اپنے زندگی کا فیصلہ لیتے ہیں اور اپنی پوری زندگی ایک عورت کی طرح گزارتے ہیں اور کچھ سرجری کروا کر عورت بن جاتے ہیں۔ یہاں یہ بات توجہ طلب ہے کہ سب سے پہلے ٹرانس سیکشول کی اصطلاح کو 1950 میں متعارف کروایا گیا اور یہ اصطلاح ان لوگوں کی نمائندگی کرتی ہے جو ہارمون یا سرجری سے اپنی جنس تبدیل کرواتے ہیں۔ مگر بعد میں ایک ہیٹروسیکشول کراس ڈریسر جس کا نام ورجینیہ پرنس تھا اس نے اصطلاح ٹرانسجنڈر متعارف کروائی تاکہ وہ ان لوگوں سے اپنی الگ شناخت کروائے جو خود کو ٹرانس سیکشول کہتے تھے۔[iv]

تاریخ میں سب سے پہلے پبلک ٹرانس سیکشول ٹرانزیشن کا نام کرسٹین جور جنسن تھا جس نے 1952 میں سرجری کے ذریعے اپنی جنس کو مرد سے عورت میں تبدیل کروایا۔ جور جنسن کے کیس کو پذیرائی ملنے کی ایک وجہ یہ تھے کہ وہ ایک ملٹری افسر تھا جس کی خواہش تھی کہ وہ ایک عورت بن جائے اور پھر ایک ہیٹروسیکشول لائف گزار سکے۔ اس کیس کے منظر عام آنا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ اس وقت کے سوشل سائنٹسٹ ٹرانس سیکشویلٹی کو کیسے دیکھتے ہیں کیونکہ ان کا فوکس ان سوشومیڈیکل وجوہات پر زیادہ تھا جو ٹراس سیکشول ازم پر گہرا اثر مرتب کر رہے تھے بنسبت اس بات کے کہ ٹرانس سیکشول اس تبدیلی کے بات کن تجربات سے گزر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ معاشرے میں سیکشولوجسٹ، سائکیٹرک اور میڈیکل سرجن کے خدمات بڑھ گئیں جو اپنی خدمات ان لوگوں کو پیش کر رہے تھے جو رجنسن کی طرح اپنی جنس تبدیل کروانا چاہتے تھے۔[v]

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

ٹرانسجنڈراورانٹرسیکس

یہ دونوں اصطلاحات جو موجودہ دور میں گردش کررہی ہیں انگریزی زبان سے تعلق رکھتی ہیں ٹرانسجینڈر یہ وہ لوگ ہے جو پیدائشی مرد وعورت کے نارمل خدوخال سے پیدا ہوتے ہیں مگر صنفی طور پر اپنے آپ کو اپنی متضاد جنس سے متعارف کروانا چاہتے ہیں۔اس صنفی تضاد کو ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو۔پلس۔کے ایجنڈے کے مطابق جنسی آزادی کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے یعنی اگر کوئی شخص پیدائشی نامل مرد ہے لیکن اپنی جنسی تکمیل کے لیے وہ اپنے آپ کو سرجی یا ادویات کی مدد سے عورت میں تبدیل کرنا چاہتا ہے اور اسی طرح اگر ایک عورت اپنی جنسی خواہشات کی تکمیل میں اپنے عورت ہونے کو رکاوٹ محسوس کرتے ہوئے اپنی جنس تبدیل کرواتی ہے تو ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو۔پلس۔ان تمام حرکات و سکنات کو اس کا ذاتی حق تسلیم کرتے ہوئے اسے یہ آزادی کا حق دلانے میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔ اسلام دین فطرت ہونے کے ناطے ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو۔پلس۔کے ایجنڈے کو مسترد کرتے ہوئے بنی نوع انسان کو خالق کائنات کی تخلیق جو مرد وزن کی شکل میں کی گئی ہے کو قرآن میں یوں بیان کرتا ہے

"وانہ خلق الزوجین الذکر والانثی من نطفة اذا تمنی"[vi]

"اور یہ کہ اسی نے نر ومادی کے دو جوڑے پیدا کئے ہیں"[vii]

پھر اسلام ان دونوں (مرد وزن) کو ایک دوسرے کے لیے راحت وسکون اور افزائش نسل کی فطری تکمیل قرار دیتا ہے تا کہ وہ جائز راہ کے ذریعے اپنی جنسی تکمیل حاصل کر سکے۔

"یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة و خلق منھا زوجھا و بث منھما رجالا کثیرا و نساء"[viii]

"اے لوگوں! اپنی پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی پیدا کی اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیئے"[ix]

"سبحن الذی خلق الازواج کلھا مما تنبت الارض و من انفسھم و مما لا یعلمون"[x]

"پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا پیدا کئے ہیں، اس پیداوار کے بھی جو زمین اگاتی ہے اور خود انسانوں کے بھی، اور ان چیزوں کے بھی جنہیں یہ لوگ (ابھی) جانتے تک نہیں ہیں"[xi]

"للہ ملک السموت والارض یخلق ما یشاء یھب لمن یشاء اناثا و یھب لمن یشاء الذکور او یزوجھم ذکرانا و اناثا و یجعل من یشاء عقیما انہ علیم قدیر"[xii]

"سارے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے۔وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔وہ جس کو چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے یا ان کو ملا جلا کر لڑکے بھی دیتا ہے اور لڑکیاں بھی، اور جس کو چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے۔یقیناوہ علم کا بھی مالک ہے، قدرت کا بھی مالک ہے"[xiii]

"وما خلق الذکر والنثی"[xiv]

"اور اس ذات کی جس نے نر ومادہ کو پیدا کیا"[xv]

مندرجہ بالا آیات اللہ پاک کی قدرت اور مشیت تخلیق کو بیان کرتی ہیں جس میں اس نے انسانوں کو مرد وزن میں جوڑوں کی شکل میں تخلیق کیا اور ساتھ ہی ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو۔پلس۔کے غیر فطری ایجنڈے پر کاری ضرب لگاتی ہے۔جو آپ ﷺ کی احادیث میں تفصیل سے دیکھی جا سکتی ہے۔احادیث مبارکہ میں ٹرانسجنڈر کی نشاندہی کرتے ہوئے اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ ابلیسی ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو۔پلس کا دھوکہ ہر دور میں موجود رہا مگر اسے یہ نام بعد میں تجویز کیا گیا اور بنی نوع انسان کو اس دھوکے سے بچانے کے لئے آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ میں اس عمل کے مرتکب کو ملعون کہا گیا جو مرد ہو کر عورت اور عورت ہو کر مرد کی مشابہت اختیار کرے۔حدیث پاک میں ارشاد ہے

"حدثنا معاذ بن فضالہ، حدثنا ھشام، عن یحیی، عن عکرمہ، عن ابن عباس قال: لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المخنثین من الرجال، والمترجلات من النساء، وقال اخرجوھم من بیوتکم قال: فاخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلانا، واخرج عمر فلانة"[xvi]

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

"عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہمانے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ ایسے افراد کو اپنے گھروں سے نکال دیا کرو راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں کو اور حضرت عمر نے فلاں کو نکال دیا تھا"[xvii]

"حدثنا محمد بن بشار، حدثنا غندر، حدثنا شعبه، عن قتاده، عن عکرمه، عن ابن عباس رضی الله عنهما، قال: لعن النبی صلی الله علیه وسلم المتشبهین من الرجال بالنساء، والمتشبهات من النساء مالرجال تابعه عمرو، اخبرنا شعبه"[xviii]

"عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہمانے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو زنانی مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی فرمائی ہے جو مردانی مشابہت کریں، عمرو بن مرزوق نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور ہمیں شعبہ نے خبر دی ہے"[xix]

"حدثنا عبید الله بن معاذ، حدثنا ابی، حدثنا شعبه، عن قتاده، عن عکرمه، عن ابن عباس، عن النبی صلی الله علیه وسلم انه لعن المتشبهات من النساء بالرجال، والمتشبهین من الرجال بالنساء"[xx]

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہمانے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہیں اور عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں پر بھی لعنت کی ہے"[xxi]

"حدثنا زهیر بن حرب، حدثنا ابو عامر، عن سلیمان بن بلال، عن سهیل، عن ابیه، ون ابی هریره، قال: لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم یلبس لبسة المراة، المراة تلبس لبسة الرجال"[xxii]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی پر لعنت بھیجی ہے جو عورت کے لباس کی طرح کا لباس پہنتا ہے اور ایسی عورت پر لعنت کی ہے جو مردوں کی طرح کا لباس پہنتی ہے"[xxiii]

"حدثنا محمد بن سلیمان لوین وبعضه قرائة علیه، عن سفیان، عن ابن جریج، عن ابن ابی ملیکه، قال: قیل لعائشة رضی الله عنها: ان امراة تلبس النعل، فقالت، لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم الرجلة من النساء"[xxiv]

"حضرت ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی گئ: (کیا حکم ہے) اس عورت کا جو جوتا پہنتی ہے (یعنی ایسا جو مردوں کے لئے خاص ہے) تو آپ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں میں سے مرد کی طرح بننے والی پر لعنت کی ہے"[xxv]

پس احادیث مبارکہ نے ٹرانسجنڈر کے پہلے عمل پر اسے اللہ کی لعنت کا مستحق قرار دیا جو موجودہ دور میں ٹرانسجنڈر کے سرجری کے ذریعے جنس تبدیل کروانے کے ناجائز ہونے کی واضح دلیل ہے۔ اب اگر اسلام کے انٹر سیکس کے تصور پر روشنی ڈالی جائے تو انٹر سیکس وہ شخص ہے جس میں مرد و عورت دونوں کی جنسی علامات پائی جائے یا جس کی جنس کے متعلق ابہام پایا جائے۔ اسی طرح انٹر سیکس کی مجموعی طور پر چار صورتیں ہیں: (1) وہ بچے جن کے جنسی اعضاء پیدائشی طور پر ہی موجود نہیں ہوتے جس کی وجہ سے وہ شادی کے قابل قرار نہیں دیے جا سکتے۔ یہ مسئلہ لڑکا اور لڑکی دونوں میں ہو سکتا ہے۔ (2) وہ بچے جن میں بہ وقت مرد و عورت دونوں کے پوشیدہ اعضاء موجود ہوتے ہیں ان کی درست جنس کے تعیین کے لیے ٹیسٹ کا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں یہ علم ہو جاتا ہے کہ ان دونوں اعضاء میں سے کون سا عضو زرخیز ہو سکتا ہے اور کون سا عضو کار آمد نہیں یوں اس بچے کی جنس خود بہ خود متعین ہو جاتی ہے (3) وہ بچے جن کا باظاہر کوئی جنسی عضو واضح نہیں ہوتا مگر اندرونی طور پر ان میں بچہ دانی اور بیضہ دانی جیسے اعضاء موجود ہوتے ہیں انہیں بھی سرجری کے بعد نارمل لڑکی کی صورت دی جا سکتی ہے (4) وہ بچے جن کی پیدائش کے وقت چھوٹا سا سوراخ یا ہلکا سا ابھار موجود ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان کے اہل خانہ الجھن کا شکار ہوتے ہیں اس صورت میں ٹیسٹ کے عمل سے گزرنے کے بعد ڈاکٹر یہ طے کرتا ہے کہ وہ لڑکا ہے یا لڑکی پھر جنس کے تعیین کے بعد مختلف طرح کے ہارمون تھراپی اور انجکشنز کے بعد جنسی عضو پروان چڑھتا ہے اس کے متعدد آپریشنز کیے جاتے ہیں جن کے نتیجے میں وہ نارمل لڑکا یا لڑکی بن جاتے ہیں۔[xxvi]

مسلم اسکالر قرآنی تعلیمات کی بنیاد پر یہ یقین رکھتے ہیں کہ انسان یا تو مرد ہے یا عورت اور تیسری جنس ہمیشہ سے ان کے ہاں ایک مسئلہ رہا ہے اس لئے مسلم قانون دان اس حوالے سے بیان کرتے ہے کہ انٹر سیکس کے ساتھ خنثیٰ مشکل کو مرد یا عورت سمجھا جائے، اسلامی حنفی قانون میں امام ابو حنیفہ اور اور ان کے شاگردوں ابو یوسف اور الشیبانی نے ان

کے بارے میں فتوی دینے میں احتیاط سے کام لیااور خنثیٰ مشکل کو ایک مبہم صنف قرار دیا ہے جبکہ السراخی کے نزدیک بنی نوع انسان جنس کے لحاظ سے یا مرد ہوتا ہے یا عورت مگر بعض او قات وہ ان دونوں میں سے کچھ بھی نہیں ہوتا لیکن وہ یہ دونوں ہونے کا دعوی بھی نہیں کر سکتا۔السراخی کے ان لفاظ سے بوض لوگوں نے یہ تاویل کی خنثیٰ نہ مرد ہے نہ عورت بلکہ ایک تیسری صنف ہے سنی علماء نے خنثیٰ مشکل پر بحث نہیں کی کیونکہ وہ انھیں یا مرد یا عورت کی مناسبت سے درجہ بند کرتے ہیں۔ جبکہ السراخی نے انٹر سیکس لوگوں کو بائنری مرد اور عورت کی تقسیم سے کی حد بندی سے باہر شناخت کرنے کی کوشش کی۔ جبکہ شیعہ علماء اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ خنثیٰ مشکل یا تو مرد ہے یا عورت لیکن تیسری صنف نہیں ہے اس کی تردید میں وہ یہ دلیل پیش کرتے ہے کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے "**لله ملک السموت والارض یخلق مایشاء یهب لمن یشاء اناثا ویهب لمن یشاء الذکور**" کی بیشک اللہ پاک جیسے چاہے بیٹوں سے نوازے اور جسے چاہیں بیٹیوں سے نوازے۔ مگر بعد کے شیعہ سکالر نے خنثیٰ مشکل کو تیسری صنف مانتے ہوئے بہت تفصیل سے کام کیا ہے۔[xxvii]

اسلامی نقطہ نظر کے بعد ٹرانسجنڈر اور انٹر سیکس کے سائنسی تصور کو بھی زیر بحث لانا ضروری ہے۔ سائنس ٹرانسجنڈر اور انٹر سیکس دونوں کو ایک سائنسی نقطہ نظر سے پیش کرتا ہے۔ پیدائش کے وقت بیرونی عضوء کی خصوصیات کے مطابق تقریبا ہر بچے کو مخصوص جنس مرد یا عورت کے لحاظ سے تسلیم کیا جاتا ہے۔ جبکہ جنس ایک ایسی حالت ہے جو تقریبا پیدائش کے وقت ہمیشہ معلوم ہوتی ہے جس کا انحصار بائیولوجکل خصوصیات پر ہوتا ہے صنفی شناخت لڑکا یا لڑکی یا ان دونوں یعنی مذکر اور مؤنث کے درمیان ہونا یا اس سے باہر ہونا ایک ذہنی احساس ہے جو عام طور پر دو سال کی عمر کے بعد زندگی میں کسی بھی وقت ظاہر ہو سکتا ہے اور کچھ لوگ اس سے مختلف جنس رکھتے ہیں جو انہیں پیدائش کے وقت دی جاتی ہیں۔ سائنس ٹرانسجنڈر کو اسی نقطہ نظر سے دیکھتے ہوئے ان نو عمر ٹرانسجنڈر کی صحت کی دیکھ بھال اور تربیت ایک سائنٹفک وژن کے ذریعے کرتی ہے جو درج ذیل ہیں۔(1) صنفی تغیرات کوئی بیماری نہیں ہے۔(2) جنس تبدیل کر سکتے ہیں لیکن یہ اکثر بائنری نہیں ہے۔(3) بچوں کی ذہنی صحت یا رویے کے مسائل عام طور پر معاشرے کے منفی رد عمل کی وجہ سے ہوتے ہیں۔اس نقطہ نظر کا مقصد یہ ہے کہ بچوں کی شناخت کو نہ روکا جائے بلکہ صنفی تغیر کو ختم کیا جائے، خوداعتمادی کو فروغ دیا جائے اور ان کے لیے محفوظ جگہیں قائم کی جائیں اور اس بات کا محاسبہ کیا جائے کہ کوئی شخص مرد اور عورت کے درمیان فیصلہ کئے بغیر دوبارہ شناخت اور صنفی اظہار کے امکانات کا انتخاب کر سکتا ہے اور اس کی شناخت اور صنفی اظہار تبدیل بھی ہو سکتی ہے اس وجہ سے ہر شخص کی خواہشات اور توقعات کو ان کے جسم اور دوسروں سے متعلق راستے کو سمجھنے کے ساتھ انھیں مختلف معاشی ذرائع اختیار کرنے کا حق دیا جائے ۔ صنف ڈیسفوریا ٹرانسجنڈر کی نفسیاتی تکلیف کو بیان کرتا تھا اس ذہنی صحت کی مداخلت کا مقصد صنفی شناخت کو تبدیل کرنا نہیں بلکہ نو عمر ٹرانسجنڈر کی مدد کرنا ہے تاکہ ان کی شناخت کے کردار اور صنفی اظہار کو تلاش کیا جا سکے۔ صنف کی تصدیق کا عمل تین طریقوں پر عمل کرتا ہے(1) معاشرتی منتقلی(2) ہارمونل مداخلت(3) جراحی کی مداخلت[xxviii]

معاشرتی منتقلی سے مراد وہ طریقہ کار ہے جس میں ٹرانسجنڈر وہ تمام جنسی رویوں کو اختیار کرتا ہے جو اس کی شناخت کی عکاسی کرتے ہیں۔اس مرحلے میں ٹرانسجنڈر اپنا رویہ، لباس، اپنا نام، اور یہاں تک کہ اپنے تمام کاغذات اور سرکاری شناخت تبدیل کرواتا ہے۔ان تمام مراحل کے دوران سب سے توجہ طلب بات یہ ہے کہ ٹرانسجنڈر ایک محفوظ مقام پر ہو جہاں اسے ذہنی، جسمانی اور معاشی تحفظ میسر ہو۔اس کی ذہنی صحت کا خیال رکھنے کے لئے اس کے ساتھ ایک دماغی ماہر، سوشل ورکرز اور سوشل تنظیمیں ہوں جو اس کے حقوق کا تحفظ کریں۔ معاشرتی منتقلی کے بعد دوسرا طریقہ ہارمونل ٹریٹمینٹ کا ہے جس کی مدد سے ٹرانسجنڈر افراد میں خودکشی کی سوچ میں 53٪ سے 28٪ کی کمی واقع ہوئی ہے۔

ہارمونل طریقہ ہر عمر کے لوگوں کے لئے مختلف ہوتا ہے۔ بلوغت سے پہلے بچوں کو ہارمون کی غروت نہیں ہوتی بس ان بچوں کی اچھے سے نگہداشت کی جاتی ہے اور جیسے ہی بلوغت کے آثار نمایاں ہوں جو لڑکیوں میں 8 سے 12 برس اور لڑکوں میں 9 سے 13 سالی کی عمر میں ہوتے ہیں۔ یہ بچے جو آئڈینٹٹی کرائسسز میں مبتلا ہوتے ہیں ان میں ثانوی جنسی بڑھوتری بے چینی کا باعث بنتی ہے۔ گونیڈوٹروپن ریلیزنگ ہارمون اینالوگ بلوغت کے عمل کو روکتے ہیں کیونکہ یہ پچوٹری سٹیمیولیشن سے ٹسٹیسیرون اور اینڈروجن کے اخراج کو روک دیتے ہیں۔اس بلوغت کے عمل کے رک جانے سے لڑکیوں میں چھاتی کے ابھار اور پیڑو کے پھیلاؤ بھی روک جاتے ہیں اور لڑکوں میں عضو تناصل اور خصے کی بڑھوتری کو روکتا ہے۔اور اس کے ساتھ ہی چہرے کی وائرلائزیشن، لارنجیال کا رٹلیج کا اضافہ اور آواز کی گہرائی چہرے کے بالوں کی شکل اور پٹھوں کے ماس میں واضح اضافہ کو روک دیا جاتا ہے۔ ان تمام ثانوی تبدیلیوں کے روک جانے سے ٹرانسجنڈر کو وقت حاصل ہوتا ہے اور صنف ڈیسفوریا سے نمٹنے کے لئے فیصلہ کرتے ہے کہ وہ صنفی منتقلی اور اس سے متعلق فیصلوں کی مدد سے اپنی جنڈر افرم کرتا ہے ۔[xxix]

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

سرجیکل علاج عملی طور پر ناقابل تلافی ہے اور اینڈ وکرین اور ڈبلیو پیتھ نے تجویز کیا ہے کہ 18 سال سے کم عمر کی صنفی بحالی کی سرجری نہ کی جائے وہ مزید کہتے ہیں کہ یہ سرجری معاشرتی منتقلی اور ایک سال کے کراس سیکس ہارمونل ٹریٹمینٹ کے بعد ممکن ہونی چاہیے۔ یہ سرجری دو طرح کی ہیں جس میں چیسٹ سرجری اور جینی ٹیلیا کی تعمیر نو شامل ہے۔[xxx]

ٹرانسجنڈر کے برعکس انٹرسیکس میں متنوع خصوصیات موجود ہوتی ہیں جن کو کروموسوم، گونیڈز، سیکس ہارمون اور مرد اور عورت کے مخصوص اعضاء کی شکل میں دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ مخصوص اصطلاح دراصل بیالوجیکل ویری ایشن کو انسانی اجسام میں ظاہر کرتی ہیں جنھیں انٹر سیکس کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ جیسے ایک وائے کروموسوم یا دو ایکس کروموسوم کی موجودگی کو کلن فلٹر سینڈروم سے منسوب کیا جاتا ہے۔ بیالوجیکل ایک مرد میں ایک وائے اور ایک ایکس کروموسوم ہوتا ہے اور ایک عورت میں دو ایکس کروموسوم پائے جاتے ہیں۔ لیکن اگر کسی انسان میں دو ایکس اور ایک وائے کروموسوم موجود ہو تو کیا وہ مرد عورت بن جائے گا؟ اور سی طرح اگر کسی انسان میں دو ایکس ایک وائے کروموسوم ہوں تو کیا وہ مرد بن جائے گا؟ یہ انسان ان کروموسوم کی موجودگی کی وجہ سے کروموسومل لیول پر نہ مرد ہے اور نہ ہی عورت بلکہ اس کے کروموسوم انٹر سیکس ہیں۔ ان لوگوں کی سیکس اور جنس میں ابہام پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کی جنسی اعضاء کو مرد اور عورت کی موجودہ تقسیم میں درجہ بند نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ ان کی سرجری کے ذریعے جو بچپن، نوجوانی یا جوان ہونے کے بعد کرکے مرد اور عورت کے لحاظ سے درجہ بند کیا جاتا ہے۔ سرجری کے دوران اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ سرجن جننانگ (جینی ٹیلیا) کا سائز کم کر دیتے ہیں جب بچے کے لئے عورت کی جینڈر تجویز کی گئی ہو۔ وہ بچے جن میں جینی ٹلیہ اینڈ بیج دو اشاریہ پانچ سینٹی میٹر سے کم ہو تو سرجن اس کا سائز کم کرکے انھیں عورت کی جینڈر دے سکتے ہیں۔[xxxi] پس بیالوجیکل انٹر سیکس کروموسومل ویری ایشن کا نام ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ مرد اور عورت کی رائج بائنری درجہ بندی میں فٹ نہیں ہوتے بلکہ ان کو طبّی معالجہ کے بعد اس بائنری درجہ بندی میں ایڈجسٹ کیا جاتا ہے۔

ٹرانسجنڈر اور انٹر سیکس کے اسلامی اور سائنسی نقطہ نظر کے بعد جب ان دونوں اصطلاحات کو ایل۔ جی۔ بی۔ ٹی۔ کیو۔ پلس۔ کے سیاق میں دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس تنظیم میں موجود ہر مخفف اس تنظیم میں موجود انسان کی پہچان صرف اس کی جنسی خواہشات کی تکمیل کی آزادی پر منحصر کرتا ہے۔ پس ان کے نزدیک جنڈر کا مطلب صرف ہوموسیکشول یا ہیٹروسیکشول کی حق خود مختاری ہے۔[xxxii] ایل۔ جی۔ بی۔ ٹی۔ کیو۔ پلس۔ میں ٹرانسجنڈر اسے کہتے ہیں جو پیدائش کے وقت تفویض کی گئی جنس سے متفق نہیں۔ کچھ ٹرانسجنڈر بائنری درجہ بندی کو مانتے ہوئے خود کے لئے عورت یا مرد کی جنس کا انتخاب کرتے ہیں یا مرد سے عورت اور عورت سے مرد بنتے ہیں۔ اور ان مقاصد کے حصول کے لیے وہ مختلف سرجری کراتے ہیں۔ مگر ایل۔ جی۔ بی۔ ٹی۔ کیو۔ پلس۔ کا موقف یہ ہے کہ ٹرانسجنڈر کو اپنی جنسی خواہشات کی تکمیل کے لئے کوئی بھی جنس چننے کا اختیار ہو چاہے پیدائشی طور پر ایک شخص مرد پیدا ہوا ہو مگر اسے بعد میں یہ احساس ہو کہ وہ عورت اور وہ جنسی طور پر ایک مرد کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی ہے اور اگر صورت حال اس کے مخالف بھی ہو دونوں صورتوں میں انھیں نہ صرف اپنی جنس چننے کی آزادی ہو بلکہ معاشرتی مقبولیت بھی حاصل ہو۔ ایل۔ جی۔ بی۔ ٹی۔ کیو۔ پلس۔ ایسے ہی اصول انٹر سیکس کے لیے تجویز کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ انٹر سیکس کی میڈیکل سرجری ڈاکٹر اور والدین کی رضامندی سے اس عمر میں کی جاتی ہے جب انھیں اپنی پسند سے اپنی جنس اختیار کرنے کا حق نہیں دیا جاتا۔ اس لئے انٹر سیکس کے لئے بھی ان کی اپنی مرضی کا ہونا بہت ضروری ہے۔

مغربی معاشرے کے نقش قدم پر چل کر اگر اسلامی معاشرے میں کوئی شخص جو میڈیکل طور پر نامل عورت یا مرد ہے صرف اپنی جنسی خواہشات کی تسکین کے لیے سرجری یا کسی اور میڈیکل ٹریٹمینٹ سے اپنی جنس تبدیل کروائے تو اسلامی شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟ اور اس طرح کی زندگی گزارنے والے کن بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں؟

دور جدید میں امت مسلمہ کو جدیدیت اور مغربی تہذیب کے بہت سے چیلنجیز کا سامنا درپیش ہے ان مسائل میں سے ایک مسئلہ صنفی شناخت اور تبدیلی جنس میں انسان کی آزادی اور خود مختاری ہے۔ اسلام عالمگیر مذہب ہونے کے ناطے قیامت تک انسانیت کے لئے نہ صرف رشد و ہدایت ہے بلکہ امت مسلمہ کو درپیش ان تمام چیلیجز کا حل بھی شریعت محمدی ﷺ میں موجود ہے۔ موجودہ دور میں اقوام عالم اور بالخصوص مغرب میں یہ فتنہ تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے اور بہت سے افراد اس کے ذریعے اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل اور جنسی تسکین میں مبتلا ہیں۔ دین اسلام میں یہ مسئلہ نہ صرف جنس اور صنفی تبدیلی تک محدود ہے بلکہ یہ بہت سے دینی اور

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

دنیاوی مفاسدات کا سبب ہے۔جن میں سب سے پہلے تغیر خلق اور پھر ہم جنس پرستی شامل ہیں جو دین اسلام میں گناہ کبیرہ ہیں اور ان کا مرتکب دونوں جہانوں میں عذاب کا مستحق ہے۔قرآن پاک تغیر خلق کی ممانیت اس طرح بیان کرتا ہے۔

"فِطْرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِي فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ ٱللَّهِ" [xxxiii] "اللہ کی فطرت کو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے(اختیار کیے رہو)اللہ کی بنائی ہوئی(فطرت)میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا"[xxxiv]

مندرجہ بالا آیت میں اللہ پاک اس کی بنائی ہوئی فطرت میں تغیر و تبدل سے منع فرمارہا ہے۔اگر مندرجہ بالا آیت کو اولا تبدیل جنس کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ انسان اللہ کی بنائی ہوئی فطرت میں تبدیلی نہیں کر سکتا۔اگر اللہ پاک نے ایک انسان کو مکمل مرد یا عورت بنایا تو وہ اعضاء کی حد تک تو جزوی تبدیلی کر سکتا ہے لیکن اس کے کروموسوم جو مرد میں ایک ایکس اور ایک وائے ہوتے ہیں اور ایک عورت میں دو ایکس کروموسوم ہوتے ہیں ان میں تبدیلی نہیں کر پائے گا اور یہ کروموسوم انسانی جسم اللہ کی ودیعت کی گئی جنس کے مطابق ہی کام کرتے ہیں اور اگر ان ہارمونز کو آرٹیفیشل طریقے سے کنٹرول کیا جائے تو انسانی جسم پر رونما ہونے والے اثرات انسان کی صحت مضر اثرات مرتب کرتے ہیں۔اور اسی آیت مبارکہ کو اگر غیر فطری مباشرت(ہم جنس پرستی)کے سیاق میں دیکھا جائے تو شریعت محمدی ﷺ انسان کی فطری خواہشات کی تکمیل کے لئے مروزن میں نکاح کا رشتہ استوار کرنے کا حکم دیتا ہے مگر جب قوم لوط نے فطری طریقہ کو چھوڑ کر غیر فطری طریقہ(ہم جنس پرستی)اختیار کیا تو اللہ پاک نے ان پر عذاب نازل کیا جیسے قرآن پاک یوں بیان کر رہا ہے۔

"وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِۦٓ أَتَأْتُونَ ٱلْفَٰحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ ٱلْعَٰلَمِينَ۔ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ ٱلرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ ٱلنِّسَآءِ ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ۔ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِۦٓ إِلَّآ أَن قَالُوٓا۟ أَخْرِجُوهُم مِّن قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ۔ فَأَنجَيْنَٰهُ وَأَهْلَهُۥٓ إِلَّا ٱمْرَأَتَهُۥ كَانَتْ مِنَ ٱلْغَٰبِرِينَ۔ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَٱنظُرْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُجْرِمِينَ۔"[xxxv]

"اور(اسی طرح جب ہم نے)لوط کو(پیغمبر بنا کر بھیجا تو)اس وقت انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسی بے حیائی کا کام کیوں کرتے ہو کہ تم سے پہلے اہل عالم میں سے کسی نے اس طرح نہیں کیا۔یعنی خواہش نفسانی پورا کرنے کے لیے عورتوں کو چھوڑ کر لونڈوں پر گرتے ہو۔حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ حد سے نکل جانے والے ہو۔تو ان سے اس کا جواب نہ بن پڑا اور بولے تو یہ بولے کہ ان لوگوں(یعنی لوط اور اس کے گھر والوں کو)اپنے گاؤں سے نکال دو(کہ)یہ لوگ پاک بننا چاہتے ہیں۔تو ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو بچا لیا مگر ان کی بی بی(نہ بچی)کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں تھی۔اور ہم نے ان پر(پتھروں کا)مینہ برسایا۔سو دیکھ لو کہ گنہگاروں کا کیسا انجام ہوا۔"[xxxvi]

قرآن پاک کے واضح احکامات کی روشنی میں کچھ ماڈرن سکالرز جن میں محمد الشاکتی، محمد بوشیہ اور محمد منصور نے اپنے فتویٰ میں سرجری سے جنس تبدیل کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔ اور اسلامی فقہ اکیڈمی نے یہ واضح کر دیا ہے کہ کوئی بھی شخص جو انٹر سیکس نہیں ہے وہ اس سرجری کو بطور علاج استعمال نہیں کر سکتا۔کیونکہ جسم کو تبدیل کرنے کی کوئی بھی کوشش جرم ہے اور ایسے کرنے والا سزا کا مستحق ہے۔اور وہ دلیل میں قرآن پاک کی آیات میں سے یہ آیت پیش کرتے ہیں۔

"وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَءَامُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ ءَاذَانَ ٱلْأَنْعَٰمِ وَلَءَامُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ ٱللَّهِ ۚ وَمَن يَتَّخِذِ ٱلشَّيْطَٰنَ وَلِيًّا مِّن دُونِ ٱللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا۔يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ إِلَّا غُرُورًا"[xxxvii]

"اور ان کو گمراہ کرتا اور امیدیں دلاتا رہوں گا اور یہ سکھاتا رہوں گا کہ جانوروں کے کان چیرتے رہیں اور(یہ بھی)کہتا رہوں کہ اللہ کی بنی ہوئی صورتوں کو بدلتے رہیں۔اور جس شخص نے اللہ کو چھوڑ کو شیطان کو دوست بنایا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔وہ ان کو وعدے دیتا ہے اور امیدیں دلاتا ہے۔اور جو کچھ شیطان انہیں وعدے دیتا ہے وہ دھوکا ہی دھوکا ہے۔"[xxxviii]

مندرجہ بالا قرآنی آیت انسانی جسم میں تبدیلی کو اللہ پاک کی تخلیق میں مداخلت قرار دیتے ہیں جو کہ ایک شیطانی عمل ہے۔شیطان انسان کو دھوکہ میں مبتلا کر دیتا ہے اور انسان اس دھوکہ میں مبتلا ہو کر اللہ کی اسے ودیعت کی گئی جنس پر اعتراض کرتا ہے اور اپنی جنس تبدیل کرواتا ہے جبکہ وہ نارمل ہوتا ہے اور اسے کسی علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔اس سیاق میں ایک مرد اپنے مخصوص اعضاء کو ختم کرواتا ہے اور اسی طرح ایک عورت اپنے سینے اور مخصوص اعضاء کو تبدیل کرواتی ہے۔کیونکہ ایسا کرنے والا اللہ کی مشیت کے خلاف ورزی کرتا ہوئے سزا کا مستحق قرار پاتا ہے۔اسلامی فقہ کے مطابق اس عمل کی اجازت دینا ایسے معاشرتی بگاڑ کو دعوت دینا ہے جس کا ازالہ ناممکن ہو گا۔[xxxix]

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

اللہ کی شریعت کی خلاف ورزی فطرت کی خلاف ورزی ہے جس کا برا اثر اس انسان کی صحت کی بربادی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ایسے لوگ جو صرف اپنی خواہشات نفس کی تکمیل کے لئے غیر فطری طریقوں کا انتخاب کرتے ہیں وہ بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں جن میں سے چند ایک کا تذکرہ یہاں کرنا مقصود ہے۔ان بیماریوں میں ایک بیماری ایڈز ہے اور جب یہ بیماری ہم جنس پرستوں میں پھیلی تو اسے اس سبب سے ہم جنس پرستوں کی بیماری قرار دیتے ہوئے "گے ڈیزیز" کے نام سے منسوب کیا گیا۔کیونکہ امریکہ کی رپوٹ کے مطابق یہ بیماری ہم جنس پرستوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔[xl]

ہم جنس پرستوں میں بہت سے نفسیاتی مسائل پائے جاتے ہیں۔جس میں احساس کمتری،اکیلا پن،بے چینی،غصہ،چڑچڑا پن،ڈپریشن،اعصابی کھچاؤ،ناچاہے جانے کا احساس،آزادی خود مختاری میں کمی،معاشرتی اور والدین کی عدم مقبولیت کی وجہ سے خودکشی کرنے کی مسلسل خواہش وغیرہ شامل ہیں۔[xli]

ہم جنس پرستوں کی حوالے سے جرنل کینسر میں اس بات کا انکشاف کیا گیا ہے کہ ہم جنس پرست مردوں میں کینسر کے امکانات 1-9٪ زیادہ ہوتے ہیں۔اور ہم جنس پرست عورتوں میں بھی اس کا تناسب زیادہ دیکھنے میں آیا ہے۔ہم جنس پرست مقعد،پھیپھڑوں اور بڑی آنت کے مرض زیادہ لاحق ہوتے ہیں اور چھاتی کے کینسر میں بھی ان کا تناسب باقی لوگوں سے زیادہ ہوتا ہے۔[xlii]

اس تحقیق سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ پاک نے قرآن میں بنی نوع انسان کی تخلیق کو بیان کرتے ہوئے اسے مرد اور عورت میں منقسم کیا ہے۔اور ان مرد اور عورتوں کو جو پیدائشی کسی نقص کے بغیر مرد اور عورت پیدا ہوئے ہوں جنس مخالف کی مشابہت اختیار کرنے پر ملعون قرار دیا ہے اور پھر اپنی جنسی خواہشات کی تکمیل کے لیے بذریعہ سرجری جنس مخالف میں تبدیل کو اللہ کی تخلیق میں تغیر و تبدل اور غیر فطری مباشرت اختیار کرنے کی وجہ سے حرام قرار دیا ہے۔اور ایسا کرنے والا نہ صرف اس دنیا میں اپنی صحت برباد کرتے ہوئے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوتا ہے بلکہ آخرت میں اللہ کے عذاب کا مستحق قرار پاتا ہے۔جبکہ انٹر سیکس جو پیدائشی طور پر جنسی اعضاء کے مبہم ہونے کی وجہ سے مرد اور عورت میں درج بند نہ ہو سکیں وہ اسلامی نقطہ نظر سے طبّی معالجہ سے یہ دیکھنے کے بعد کی اس کے کون سے جنسی اعضاء زرخیز ہیں اپنا علاج کروا سکتے ہیں چاہے وہ ہارمون سے ممکن ہو یا سرجری سے۔لیکن یہ بات یہاں بھی توجہ طلب ہی کہ اس علاج کے پیچھے مقصد اس ابہام کو دور کر کے نامل زندگی گزارنا ہو۔اور اس میں ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو۔پلس۔کا ہم جنس پرستی کا کوئی ایجنڈہ موجو نہ ہو

حوالہ جات

---

[i] - Vanderhorst, Blaise. 2015. Whither Lies the Self: Intersex and Transgender Individuals and A Proposal for Brain-Based Legal Sex. Harvard Law & Policy Review 9:241-274.
[ii] - Susan Stryker, Transgender History, USA, Seal Press, 2008, pp.31-34
[iii]- : Sally Hines (2017): The feminist frontier: on trans and feminism, Journal of Gender Studies, pp.4-5. DOI: 10.1080/09589236.2017.1411791

[iv] Christen Price, Women's Spaces, and Women's Rights: Feminism and the Transgender Rights Movement, Vol.103, Issue 4, Marquette Law Review, 2020. p.1516

[v]- Salvador Vidal-Ortiz, Transgender and Transsexual Studies: Sociology's Influence and Future Steps, Sociology Compass, Vol. 2, Issue 2, 2008, p. 437

[vi]۔سورہ النجم:45

[vii]۔ مفتی تقی عثمانی،آسان ترجمہ قرآن، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، ص1634

[viii]۔سورہ:النساء:1

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

[ix]۔ مفتی تقی عثمانی،آسان ترجمہ قرآن، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، ص246

[x]۔ سورہ یٰسٓ: 36

[xi]۔ مفتی تقی عثمانی، "آسان ترجمہ قرآن، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، ص1357

[xii]۔سورہ الشوریٰ:49-50

[xiii]۔ مفتی تقی عثمانی،آسان ترجمہ قرآن، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، ص1481

[xiv]۔سورہ الیل:3

[xv]۔ مفتی تقی عثمانی،آسان ترجمہ قرآن، کراچی، مکتبہ معارف القرآن ص1933

[xvi]۔ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری(مؤلف) ، محمد ناصر الدین ناصر المدنی العطاری(مترجم)، الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وسنتہ وایامہ، چوہدری غلام۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول، ج سوم، ح5886، ص582۔

[xvii]۔ایضا

[xviii]۔ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری(مؤلف)، محمد ناصر الدین ناصر المدنی العطاری(مترجم)،لجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وسنتہ، چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول، ج سوم، ح5885، ص582-581

[xix]-ایضا

[xx]۔امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی(مؤلف)،ابوالعرفان مولانا محمد انور گھالوی(مترجم)، سنن ابی داؤد، محمد حفیظ البرکات شاہ۔ ج سوم، ح3574، ص186۔187

[xxi]-ایضا

[xxii]۔امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی(مؤلف)،ابوالعرفان مولانا محمد انور گھالوی(مترجم)، سنن ابی داؤد، محمد حفیظ البرکات شاہ، ج سوم، ح3575، ص187

[xxiii]-ایضا

[xxiv]۔ امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی(مؤلف)،ابو العرفان مولانا محمد انور گھالوی (مترجم)، سنن ابی داؤد، محمد حفیظ البرکات شاہ،، ج سوم، ح3576، ص187

[xxv]ایضا

[xxvi]-سید عزیزالرحمن،ماورائے صنف اشخاص (حقوق کے تحفظ) کا ایکٹ، کراچی، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، 2022، ص19

[xxvii] - M. Alipour, Transgender Identity, The Sex-Reassignment Surgery Fatwās and Islāmic Theology of A Third Gender, Vol. 7, no. 2, 2017, pp.173-174 | DOI: 10.18352/rg.10170

[xxviii]- María Fernanda Castilla-Peón, Medical management of transgender children and adolescents, Boletín Médico delHospital Infantil de México, 75(1), 2018, pp.9.

[xxix]Ibid, pp.9-1

[xxx]-ibid, p. 12

[xxxi] -Kang, Miliann; Lessard, Donovan; Heston, Laura; and Nordmaken, Sonny, Introduction to Women, Gender,Sexuality Studies, Women, Gender, Sexuality Studies Educational Materials. 1, 2017, pp.35-36. https://doi.org/10.7275/R5QZ284K

[xxxii] -Evie Brown, Gender Norms, Lgbtqi Issues and Development: A Topic Guide, Sara Rampazzo, 2019. p.12.

[xxxiii]-سورہ الروم: 30

[xxxiv]-سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ لقرآن الکریم، لاہور، احمد عثمان پرنٹرز، جلد سوم، ص۔974

[xxxv]-سورہ الاعراف: 80-84

[xxxvi]-سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ لقرآن الکریم، لاہور، احمد عثمان پرنٹرز، جلد اول، ص۔382-383

[xxxvii]-سورہ النسآء: 119-120

[xxxviii] -سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ لقرآن الکریم، لاہور، احمد عثمان پرنٹرز، جلد اول، ص229-230

[xxxix] -Hamza Hamad, Sex Change in Islamic Jurisprudence (fiqh) UAE Law: a Juristic Analysis, Medicine Law & Society 12(2):2019, pp.3-4, DOI: 10.18690/mls.12.2,2019, pp.80-82.

[xl] Hogg, Robert S. et al. “Modeling the Impact of HIV Disease on Mortality in Gay and Bisexual Men.” International Journal of Epidemiology. 26. 1997, p.657

[xli] Sudha RathoreRaksha SharmaRaksha Sharm, Mental Health Issues among Homosexual Adolescents, ISUniv.J.S.Sc. Vol.5 & 6(1), 2016 & 2017, p.66.

[xlii] Van Mol, M. Andrè. Negative Health Consequences of Same-Sex Sexual Behavior, Christian Medical and dental association’s 27, no. 7, 2011.